Takhleequi Jauhar, Part-I Text book in Creative Writing and Translation-(Urdu) for Class XI

ISBN 978-93-5007-750-4-Part- I
978-93-5007-770-2-Part-II

پہلا اردو ایڈیشن

فروری 2016 پھالگن 1937

دیگر طباعت

مئی 2019 جیشٹھ 1941

PD 2H SPA

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011–26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 فون 080–26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079–27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 فون 033–25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361–2674869

قیمت: ₹ 00.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بِباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	??

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر

پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ-2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جا سکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امّید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے ’طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچّوں کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچّوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محلِ وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوّزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بہ حیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقرّرہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time-Table) اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرّہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدّت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جا سکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ نصابی کتب بچّوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اُسے نیا رُخ دینے کی غرض سے بچّوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجّہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے نصابی کتابیں سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثے کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہیں۔

این سی ای آرٹی اس کتاب کے لیے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی اور تشکیل کی گئی کمیٹی کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، ماخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آرٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تا کہ اس کتاب کو نظر ثانی کے بعد مزید کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

پروفیسر بی۔ کے۔ ترپاٹھی

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

مارچ، 2015

نئی دہلی

اس کتاب کے بارے میں

بچوں میں تخلیقیت کا جوہر فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ وہ اپنے تخیل سے خوب کام لیتے ہیں اور کھیل کھیل میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ ننھے منّے بچّے بچّیاں گھروندے بنانے اور گڑیا گڈے کی شادی رچانے کا گُر جانتے ہیں۔ اسی طرح مختلف فنون کی بھی الگ الگ دنیائیں ہوتی ہیں جو کہ عام انسانوں کی دنیا سے مختلف اور پُر اسرار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کا مقصد بچوں کی تخلیقی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ تخلیقیت کا جوہر فطری ہوتا ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔ اسی کے ساتھ اسے مزید ترقی دینے کی کوشش بھی جاری رہنی چاہیے۔ موجودہ زمانے میں کاروباری طرز زندگی کے چلن اور بدلتی ہوئی قدروں کے نتیجے میں طالب علموں کی تخلیقیت خاصی متاثر ہوئی ہے۔ اب نہ تو وہ فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور نہ اپنے جمالیاتی ذوق کی تربیت کا انھیں خیال آتا ہے۔ موجودہ طرز زندگی ایسی نہیں کہ تعلیم کے دوران بچوں کی جمالیاتی نشو ونما بھی مناسب طریقے سے کی جاسکے۔ تعلیم سے شخصیت میں جو روشنی پیدا ہوتی ہے یا بچوں کے احساسات اور جذبات میں جو نکھار پیدا ہونا چاہیے، ان باتوں کی طرف توجہ روز بروز کم ہوتی جارہی ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد بچوں میں حسن، خیر اور صداقت کے جوہر کی پرورش ہے۔ بہت سے ایسے کام بھی ہیں جو بظاہر غیر مفید معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً فطرت کے مناظر سے لطف اٹھانا، مصوّری اور موسیقی سے محظوظ ہونا۔ ان سب کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے جمالیاتی ذوق کی تربیت کی جائے۔ اس کتاب کا مقصد یہی ہے کہ بچوں میں صحت مند اقدار کا شعور پیدا کیا جائے اور وہ صرف کاروباری مقاصد کے پابند ہو کر نہ رہ جائیں۔

ہمارے عہد میں تخلیقی تحریر کو اختراعی اور تجرباتی سطح پر حیاتِ نو بخشنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ادب، ترجمے اور میڈیا کے شعبوں میں نئی نئی تحریری اقسام وجود میں آرہی ہیں۔ زبان کا تخلیقی استعمال بہت بڑی طاقت اور استعداد ہے۔ اس کی تربیت ضروری ہے۔ زبان و ادب کے تخلیقی استعمال سے طالب عالم ہم عصر معاشرتی حقائق، متنوع افکار اور ثقافتوں کی نمائندگی کر سکیں گے نیز ان پر اظہار خیال کر سکیں گے۔

تخلیقیت رنگا رنگی کا احترام سکھاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کثرت میں وحدت کے تصور سے کیسے لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبا میں فطری طور پر موجود تخلیقی توانائی کو مناسب جہت عطا کی جائے تاکہ بہتر مستقبل کی امید کی جاسکے۔ اس لیے کہ کسی عمدہ تحریر میں رائے عامہ کو ہموار کرنے یا تبدیل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے۔ یہاں بہت ساری زبانوں کے بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ اس کے مختلف علاقوں مین الگ الگ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ الگ الگ زبانوں کے بولنے والے عموماً آپس میں رابطے کے لیے کسی ایسی زبان کا استعمال کرتے ہیں جن سے وہ دونوں واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں دو یا دو سے زیادہ

زبانوں کا علم ضروری ہے۔ کوئی فرد خود کو کسی واحد زبان تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ بات چیت کرتے ہوئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم جملے کا آغاز ایک زبان میں کرتے ہیں اور اس کا اختتام دوسری زبان میں ہوتا ہے۔ اس لیے اُسے ایک سے زیادہ زبانوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس بات کو ذہن میں رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مختلف زبانوں کی خصوصیات سے واقف کرادیا جائے۔ ہمارے کثیر لسانی تناظر میں یہ ضروری ہے کہ ترجمے کو ایک تخلیقی سرگرمی کے طور پر متعارف کرایا جائے۔

تخلیقی تحریر اور ترجمے کا نصاب یہ مطالبہ کرتا ہے کہ طلبا کی جانچ ہمہ جہت ہونی چاہیے۔ اس کا مقصد طلبا میں تخلیقی تحریر کے متعلق ان کی معلومات اور مہارتوں کو جلا بخشنا ہے۔ نیز ان کی دل چسپی کے پیشِ نظر انھیں ایک سمت عطا کرنا ہے۔ معلّم اپنے الگ الگ طالب علموں کے لیے الگ الگ انداز اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے معلّم کو طلبا کی دشواریوں کی شناخت کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی ان کے اعتمادکی سطح اور ان کی صلاحیتوں کا پتا لگانا ہوگا۔

صرف نمبروں یا گریڈ کی بنیاد پر طلبا کا تجزیہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ معلّم کی طرف سے تعمیری رائے زیادہ مؤثر ہوگی اور اس لیے جانچ کے ایک وسیلے کے طور پر تحریری متن ہی کافی نہیں ہوگا۔ معلم پورے سال کے اپنے مشاہدات اور طالب علموں کے کاموں کو پیش نظر رکھیں۔ یعنی اس جائزے کا انحصار پورٹ فولیو، زبانی پیش کش، گروپ میں کیے گئے کام اور طلبا کے اپنے تجزیے پر مبنی ہونا چاہیے۔ تجزیے کے عمل میں طالب علم کے انفرادی اظہار کو خاطر خواہ اہمیت دینی ضروری ہے۔ اس کتاب میں کئی قسم کی سرگرمیاں دی گئی ہیں تاہم طلبا کی دلچسپیوں اور تقاضوں کے مطابق کچھ اور سرگرمیاں بھی وضع کی جاسکتی ہیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انھیں تخلیقی عمل کی نوعیت کے بارے میں علم فراہم کیا جائے تاکہ وہ اس عمل سے لطف اندوز ہوسکیں جو اس نصاب کا بنیادی مقصد ہے۔

معلّم کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ سبھی طالب علموں کی تخلیقیت اور تفہیم کی سطح الگ الگ ہوتی ہے۔ معلّم کو چاہیے کہ طلبا کو ان کی انفرادی دلچسپی اور تخلیقیت کے مطابق تربیت دیں۔ طالب علم مرکوز ماحول میں معلم کا رول ایک دوست کا سا ہے۔ اس سے معلّم اور طالب علم کے درمیان مستقل بات چیت ممکن ہو سکے گی۔ نیز مثبت رویّہ اور اظہار کی آزادی طالب علموں کی خوف کی سطح کو کم کرنے میں اہم رول ادا کرے گی۔ دوسری طرف ان کی خود اعتمادی اور خود انضباطی میں اضافہ ہوگا۔ یہ نصاب طلبا کو مختلف زبانوں کے ساتھ تخلیقی تعامل کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اظہارِ تشکّر

اس کتاب میں ڈی ٹی پی آپریٹر محمد تعمیر حسین نے پوری دل چسپی سے حصّہ لیا ہے۔ کونسل ان کی شکر گزار ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن ماہرین تعلیم نیز اردو اساتذہ نے عملی تعاون سے نوازا، کونسل ان سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

کمیٹی برائے تخلیقی جوہر-1

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، پروفیسر ایمریٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈی نیٹر

کے۔سی۔ترپاٹھی، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

اقبال مسعود، سابق جوائنٹ سکریٹری، مدھیہ پردیش اردو اکادمی، بھوپال

آفاق ندیم خاں، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

خان شاہد وہاب، لکچرر، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، نور نگر، جامعہ نگر، نئی دہلی

خواجہ محمد اکرام الدین، پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

زبیر رضوی، سابق ڈائریکٹر، آل انڈیا ریڈیو، نئی دہلی

شافع قدوائی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف جرنلزم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

شاہد پرویز، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائرکٹر، دہلی ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، دہلی

شمیم احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو و فارسی، سینٹ اسٹیفنز کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

صغیر اختر، ٹی جی ٹی، اردو، مظہر الاسلام سکنڈری اسکول، فراش خانہ، دہلی

عتیق اللہ، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

علی رفاد فتیحی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف لنگوسٹکس، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

غضنفر علی، پروفیسر اینڈ ڈائرکٹر، اکیڈمی فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد

قمر الہدیٰ فریدی، پروفیسر، شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش

محمد احسن، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائرکٹر، بھوپال ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

محمد افضال حسین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو اور فارسی، ڈاکٹر ہری سنگھ گوڑ سینٹرل یونیورسٹی، ساگر، مدھیہ پردیش
محمد شکیل اختر، پروڈیوسر، ریڈیو جامعہ، اے جے کے ماس کمیونیکیشن ریسرچ سنٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
محمد نعمان خاں، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
محمد نفیس حسن، لیکچرر، اردو، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، بیلا روڈ، دریا گنج، نئی دہلی
نصرت جہاں، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سریندر ناتھ ایوننگ کالج، کولکاتا، مغربی بنگال
محمد معظم الدین، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
سندھیا سنگھ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
کیرتی کپور، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
میناکشی کھار، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
چمن آرا خان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

دیوان حنّان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
محمد فاروق انصاری، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتدر، سمَاج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

ترتیب

تخلیقی جوہر حصہ — 2

تخلیقی تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب

بارھویں جماعت کے لیے